بہ فیضِ صحبتِ ابرارؒ یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستوںؔ کی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

قرآن و حدیث کے انمول خزانے

اور

ایمان پر خاتمہ کے لیے سات مدلّل نسخے

مؤلّف:

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

زیرِ سرپرستی

یادگار خانقاہ اِمدادیہ اشرفیہ
بالمقابل چڑیاگھر ○ شاہراہِ قائدِ اعظم ○ لاہور۔ 54000
پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون: 042-6373310

ناشر: انجمن احیاءُ السُّنّہ
نفیر آباد باغبانپورہ
لاہور۔ پوسٹ کوڈ: ۵۴۹۲۰

نام کتاب	:	قرآن و حدیث کے انمول خزانے اور ایمان پر خاتمے کے نسخے
مولف	:	عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	انجمن احیاء السنّۃ
تزئین و آرائش	:	خواجہ افضل کمال، اینگلز کمیونیکیشنز
خطاطی	:	نثار النبی

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائداعظم۔ لاہور پوسٹ بکس نمبر 2074 پوسٹ کوڈ 54000

فون: 042-6373310 فیکس: 042-6370371

انجمن احیاء السنّۃ

نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور پوسٹ کوڈ 54920 فون : 042-6551774

نگران اشاعت | ڈاکٹر عبد المقیم خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

رہائش ۳۲۔ راجپوت بلاک، نفیر آباد باغبانپورہ، لاہور۔

فون: 042-6551774 موبائل: 0300/0321/0334/0313-9489624

فہرست مضامین

خزائنِ قرآن

خزائنِ احادیث

استقامت اور حُسنِ خاتمہ کے لئے سات مُدلل نُسخے

جامِ قرب

تو نے ان کی راہ میں طاعت کی لذّت بھی چکھی
ہاں شکستِ آرزو کا بھی مقامِ قرب دیکھ

سر فروشی، دل فروشی، جاں فروشی سب سہی
پی کے خونِ آرزو پھر کیفِ جامِ قرب دیکھ

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمدّ اختر صاحب دامت برکاتہم

خزائنِ قرآن

خزانہ نمبر ۱

مخلوق کے ہر شر سے حفاظت کا عمل

✿ **ترجمہ حدیث :** حضرت عبداللہ ابنِ خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا ، ہم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تلاش کرتے ہُوئے نکلے پس ہم نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پالیا ۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "کہہ" مَیں نے عرض کیا ، کیا کہوں ، فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ صُبح و شام تین۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو ، یہ تجھے ہر چیز کے لیئے کافی ہو جاتے گی ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸)

ف : مُلّا علی قاری مرقاۃ جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۷۰ پر لکھتے ہیں کہ علّامہ طیبی نے فرمایا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کی تشریح میں اىْ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَوْ مِنْ كُلِّ وِرْدٍ یعنی یہ تینوں سُورتیں ہر شر سے حفاظت کے لیئے کافی ہیں ، یا اِن کا پڑھنے والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا وِرد ہی اُسے تمام وظائف سے بے نیاز کر دے گا ، اور ہر شر سے محفوظ رہے گا ۔ آج مُسلمان پریشان ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے

پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دُشمن نے جادُو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوا دی ہے، گاہک نہیں آتے، کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مُصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جس میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے تو ہر بلا اور مُصیبت سے اِن شاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

خزانہ نمبر۲

سُورۃ حشر کی آخری تین آیات

✿ **ترجمہ حدیث** : حضرت معقل ابنِ یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص صُبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے پھر سُورۃ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستّر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دِن اسے موت آگئی تو شہید مرے گا، اور جو شام کو پڑھ لے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا، یعنی ستّر ہزار فرشتے صُبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸)

سُورۃ حشر کی آخری تین آیات یہ ہیں :

پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تین ۳ مرتبہ پڑھے، پھر یہ آیات ایک مرتبہ پڑھے :

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

ایک بُزرگ فرماتے ہیں کہ مَیں روزانہ صُبح ستّر ہزار فرشتوں کو اپنے لِئے استغفار کی ڈیوٹی پر لگا کر پھر ناشتہ کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا اسماءِ حُسنٰی کے معانی از بیان القرآن

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ : وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا۔

اَلْمَلِكُ : یعنی صاحبِ مُلک۔

اَلْقُدُّوْسُ : جس کا ماضی عیب سے پاک ہو۔

اَلسَّلَامُ : جِس کے مستقبل میں عیب لگنے کا احتمال نہ ہو۔

كذا فی الكبير اور علّامہ آلوسی نے رُوح المعانی میں لکھا ہے کہ :

اَلسَّلَامُ اَی الَّذِی یُسَلِّمُ عَلٰی اَوْلِیَآءِہٖ فَیَسْلَمُوْنَ مِنْ کُلِّ مُخَوِّفٍ ۔ اَلسَّلَامُ وہ ذات ہے جو خود بھی سلامت رہے اور اپنے دوستوں کو بھی سلامت رکھے ہر آفت سے، پس اس کے اولیاء سلامت رہتے ہیں ہر دھمکی دینے والے سے۔

اَلْمُؤْمِنُ : کے معنی ہیں امن دینے والا ہر بلا سے۔

اَلْمُھَیْمِنُ : نگہبانی کرنے والا یعنی کوئی آفت بھی نہیں آنے دیتا اور آئی ہوئی کو بھی دور کر دیتا ہے۔

اَلْعَزِیْزُ : یعنی زبردست طاقت والا۔

اَلْجَبَّارُ : ھُوَ الَّذِیْ یُصْلِحُ اَحْوَالَ خَلْقِہٖ بِقُدْرَتِہِ الْقَاھِرَۃِ یعنی جبّار وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے بگڑے ہوئے احوال کو اپنی قدرتِ غالبہ سے درست فرمائے۔

اَلْمُتَکَبِّرُ : یعنی بڑی عظمت والا۔ (لیس فیہ التکلف بل النسبۃ الی الماخذ)

اَلْخَالِقُ : پیدا کرنے والا، یعنی معدوم سے موجود کرنے والا۔

اَلْبَارِئُ : تناسب اعضاء سے پیدا کرنے والا، یعنی ٹھیک ٹھیک بنانے والا حکمت کے موافق۔

اَلْمُصَوِّرُ : صورت بنانے والا۔ وَفِی الرُّوْحِ الْمُمَیِّزُ بَیْنَ خَلْقِہٖ بِالْاَشْکَالِ الْمُخْتَلِفَۃِ۔ اپنی مخلوق میں اختلافِ صورت سے فرق کرنے والا۔

خزانہ نمبر۳

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۝

ترجمہ : میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، اس پر میں نے بھروسہ کرلیا، اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

ترجمہ حدیث : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۝ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دُنیا اور آخرت کے ہر غم کے لیے کافی ہوجائیں گے۔ (رُوح المعانی پ ۱۱ صفحہ ۵۳)

عِلمی لطیفہ اِس چھوٹی سی آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دُنیا اور آخرت کے ہموم کے لیے کیوں کافی ہوجاتے ہیں؟ فرماتے ہیں۔ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وہ رب ہے عرشِ عظیم کا اور عرشِ عظیم مرکزِ نظامِ کائنات ہے جہاں سے دونوں جہان کے فیصلے صادر ہوتے ہیں۔ پس جب بندہ نے اپنا رابطہ ربِّ عرشِ عظیم سے قائم کرلیا تو مرکزِ نظامِ کائنات کے رب کی پناہ میں آگیا۔ پھر غموم و ہموم کہاں باقی رہ سکتے ہیں کما قال العارف الھندی خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ :

جو تُو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اِک تُو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اور ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جو شخص صُبح کو سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ آخر تک پڑھ لے گا، نہیں پہنچے گی اس کو اس دن اور اس رات میں کوئی بے چینی اور نہ کوئی مصیبت، اور نہ وہ ڈوبے گا۔ (رُوح المعانی پ۱۱، ص۵۳)

عجیب واقعہ

حضرت محمّد ابنِ کعب سے روایت ہے کہ ایک سَریّہ روم کی طرف روانہ ہُوا۔ ان میں سے ایک شخص گِر گیا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی پس صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات پر قادر نہ ہو سکے کہ اس کو اُٹھا کر لے جائیں۔ اُنھوں نے اس کا گھوڑا پاس باندھ دیا اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں اور سامان بھی پاس رکھ دیا اور آگے بڑھ گئے۔ ایک مردِ غیبی آیا اور پُوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہا کہ میری ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور میرے ساتھیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اس مردِ غیبی نے کہا کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تکلیف محسوس کر رہے ہو اور پڑھو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الخ پس اُنہوں نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور یہ آیت پڑھی اور صحت یاب ہو گئے، اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں میں جا پہنچے۔ (رُوح المعانی پ۱۱ ص۵۴)

معمولِ آلوسیؒ

علّامہ آلوسی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
یہ آیت حَسْبِیَ اللّٰہُ..... الخ اِس فقیر کے معمولات سے

ہے برسوں سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس آیت کی برکت سے ہم کو خیر کی توفیق بخشیں اور حق تعالیٰ شانہٗ خیرالموفقین ہیں۔

ف : اِس وِرد کے بعد دُعا بھی کرے کہ اے اللہ تعالیٰ بہ برکتِ بشارتِ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم اس آیتِ کریمہ کے وِرد کے وسیلہ سے ہماری دُنیا و آخرت کی تمام فِکروں کے لِئے آپ کافی ہو جایئے۔

○

نصیحت

رہ کے دُنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دُنیا میں یہ کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

○

اشکوں کی بُلندی

خُداوندا مجھے توفیق دے دے
فِدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو
گنہگاروں کے اشکوں کی بُلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

عارف باللہ حضرتِ اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خزائن احادیث

خزانہ نمبر۱

ایسی جامع دُعا جِس میں
۲۳ سالہ ادعیہ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَكَ
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ۝
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ۝ وَاَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْكَ الْبَلَاغُ ۝ وَلَاحَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۱ ج ۴ ص ۳۷۶ طبع بیروت

✿ **ترجمۂ حدیث** : حضرت ابُو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بہت کثرت سے دُعائیں مانگیں، لیکن ہم چند لوگوں کو ان میں سے کُچھ بھی یاد نہ رہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ! صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ نے بہت دُعائیں مانگیں لیکن ہم کو ان میں سے کُچھ بھی یاد نہیں۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیا مَیں تم سب کو ایسی دُعا نہ بتا دوں

جوان سب دعاؤں کی جامع ہو۔ تم یوں کہا کرو کہ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس تمام خیر کا، جس کا سوال کیا آپ سے آپ کے نبی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس تمام شر سے جس سے پناہ چاہی آپ کے نبی محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے۔ اور استعانت کے قابل صرف آپ ہی کی ذات ہے اور ہماری فریاد کو پہنچنا آپ پر احسانا واجب ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ کی مدد سے۔

خزانہ نمبر۲

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

✿ **ترجمۂ حدیث:** حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کثرت سے پڑھا کرو، یہ جنّت کے خزانے سے ہے، اور حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ جو جلیل القدر تابعی ہیں، سُوڈان کے رہنے والے تھے اور شام میں مُفتی تھے، موقوفاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے پڑھا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَامَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ اس سے ستّر تکلیفوں کو دُور کر دیں گے، جن میں سب سے ادنیٰ فقر ہے۔ لَامَنْجَا اَیْ لَا مَھْرَبَ وَلَامَخْلَصَ۔ یعنی کوئی جائے فرار

اور جائے پناہ نہیں ہے مِنَ اللّٰہِ اللہ کے غضب و عذاب سے اِلَّا اِلَیْہِ
اَیْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رِضَائِہٖ وَرَحْمَتِہٖ۔ سوائے اِس کی رضا و
رحمت کی طرف رجوع کرنے کے۔ (مرقاۃ، ص۱۲۱، جلد۵)
ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ جلد ۵ ص۱۲۱ پر لکھا ہے کہ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ لَا مَنْجَا
مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ بھی ثابت ہے نسائی کی حدیث مرفوع سے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے چار فوائد

فائدہ نمبر۱: یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ الخ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے، اور جنّت کی چھت عرشِ الٰہی ہے، اس کے پڑھنے سے اعمالِ صالحہ کے اِختیار کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہونے لگتی ہے۔ اس معنی میں یہ جنّت کا خزانہ ہے۔

فائدہ نمبر۲: رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے (دُنیوی و اخروی) بیماریوں کی دوا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ بیماری غم ہے (چاہے دُنیا کا ہو یا آخرت کا)
(مرقاۃ ص۱۲۱، جلد۵)

فائدہ نمبر۳: جب بندہ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی چھوڑدی۔ (مشکوۃ)

✿ ترجمۂ حدیث: حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیا مَیں تجھے ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنّت کا خزانہ ہے۔ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ جب بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملائکہ سے فرماتے ہیں) اَسْلَمَ عَبْدِیْ (اَیْ اِنْقَادَ وَتَرَكَ الْعِنَادَ) یعنی میرا بندہ فرماں بردار ہوگیا اور سرکشی کو چھوڑ دیا۔ وَاسْتَسْلَمَ (اَیْ فَوَّضَ عَبْدِی اُمُوْرَ الْكَائِنَاتِ اِلَى اللّٰهِ بِاَسْرِهَا) یعنی میرے بندے نے دونوں جہان کے تمام غموں کو میرے سُپرد کردیا۔ (کذا فی المرقاۃ جلد نمبر ۵ ص ۱۲۱، ۱۲۲) یہ نعمت کیا کم ہے کہ بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ عرش پر فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذِکر فرماتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۴ : پیغام حضرت ابراہیم علیہ السّلام بنام حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم خیر الانام۔ یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا پیغام اور وصیّت ہے جو آپ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شبِ معراج میں ارشاد فرمایا تھا۔

✿ **ترجمہ حدیث :** شبِ معراج میں نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گُزر حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر ہُوا۔ آپ نے فرمایا۔ اے محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ اپنی اُمّت کو حکم فرمادیں کہ وہ جنّت کے باغوں کو بڑھالیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے۔ (مرقات جلد ۵، ص ۱۱۱)

اِس کے پڑھنے سے وصیّتِ ابراہیمی پر عمل کی سعادت بھی نصیب

ہوگی اور اس کی برکت سے جنّت کے باغوں میں اِضافہ ہوگا۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا مفہوم

الفاظِ نبوّت کی شرحِ الفاظِ نبوّت سے

✿ **ترجمۂ حدیث** : حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مَیں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خِدمت میں حاضر تھا، مَیں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا۔ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا۔ جانتے ہو اِس کی کیا تفسیر ہے؟ مَیں نے عرض کیا اللہ اور رسُول زیادہ جانتے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ لَاحَوْلَ عَنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ۔ نہیں ہے طاقت گُناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے۔ وَلَا قُوَّۃَ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ۔ اور نہیں ہے قوّت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۱۱۱)

اس حدیث کی خصُوصیت یہ ہے کہ الفاظِ نبوّت کی شرح الفاظِ نبوّت سے ہُوتی ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے الفاظ بھی سرکاری اور اس کی شرح بھی سرکاری کہ خود حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمائی اور "ما تفسیر ھا" سے معلوم ہُوا کہ حدیث کی شرح کو تفسیر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ احقر محمّد اختر عرض کرتا ہے کہ لَاحَوْلَ الخ کا مفہوم اور حاصِل اس آیت سے ربط اور تعلق رکھتا ہے بلکہ اس آیت سے مقتبس معلوم ہوتا

ہے: اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ
حضرت آلوسیؒ رُوح المعانی میں فرماتے ہیں کہ یہ مَا ظرفیہ زمانیہ مصدریہ ہے اور اس کی تفسیر اس طرح فرمائی نفس کثیر الامر بالسوء ہے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔ اَیْ فِیْ وَقْتِ رَحْمَۃِ رَبِّیْ وَعِصْمَتِہٖ یعنی نفس بُرائی سے اس وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک کہ وہ سایۂ رحمتِ حق اور سایۂ حفاظتِ حق میں رہے گا۔

مایُوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مُضطر کی دُعا سے

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خزانہ نمبر ۳

دوامِ عافیت وبقائے نعمت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔ (رواہ مُسلم، مشکوٰۃ ص۲۱۷)

ترجمۂ حدیث: حضرت عبداللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زوال سے اور عافیت کے چھِن جانے سے اور

اچانک مُصیبت کے آجانے سے اور آپ کی ہر ناراضگی سے ۔

زوال اَور تحوّل کا فرق

زوال کہتے ہیں کسی شے کے باقی نہ رہنے کو بغیر کسی بدل کے جیسے کسی کا مال گُم ہوجائے، مگر اس کے ساتھ کوئی دُوسری بلا و مُصیبت نہ آئے تو اس کو نعمتِ مال کا زوال کہیں گے اور تحوّل کہتے ہیں کہ نعمت بھی زائل ہو جائے اور ساتھ میں کوئی بلا و مُصیبت بھی لگ جائے۔ حدیث پاک میں دونوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔ مرقات میں اس کی شرح اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ (بِدُوْنِ بَدَلٍ) وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ (اى تَبَدُّلِ عَافِيَتِكَ بِالْبَلَاءِ) (مرقاۃ، ج ۵، ص۲۲۶)

خزانہ نمبر۴

ادائے قرض اور رنج وغم سے نجات دلانے والی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ؕ

ترجمہ : اے اللہ! مَیں پناہ چاہتا ہوں ہمّ سے اور حزن (رنج وغم) سے اور پناہ چاہتا ہوں عجز اور کسل سے اور پناہ چاہتا ہوں بُخل اور بُزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں کثرتِ قرض سے اور لوگوں کے غلبہ پا لینے سے۔

(رواہ ابوداوٗد، مرقاۃ ج ۵، صـ۲۱۷، مشکوٰۃ صـ۲۱۵ بابُ الاستعاذۃ)

حضرت ابُوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسُول! مجھے گھیر لیا ہے غموں نے اور قرضوں نے یعنی کثرتِ قرض کی وجہ سے ادائیگی کی فکر سے پریشان ہوں۔ حضُور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ کیا مَیں تجھے ایسی دُعا نہ بتادوں کہ جس کے پڑھنے سے اللہ تیرے غموں کو دُور کردے اور تیرے قرض کو ادا کرادے۔ عرض کیا کہ کیوں نہیں یعنی ضرور بتادیجیے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ صُبح و شام یوں دُعا مانگا کرو۔ (جو مع ترجمہ کے اُوپر گزرچکی ہے)

ہمّ اور حُزن کے معنی

"ہمّ" اس غم کو کہتے ہیں جو انسان کو گُھلا دے، پس وہ حُزن سے اشد ہے اور حُزن اتنا اشد نہیں ہوتا۔ (مرقاۃ ج ۵ صـ۲۱۷)

عجز اور کسل کے معنی

عبادت پر قدرت نہ ہونا عجز ہے اور استطاعت کے باوجود عبادت میں سُستی و گرانی ہونا کسل کہلاتا ہے۔ (مرقاۃ) حضُور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے

عجز اور کسل دونوں سے پناہ مانگی ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا کہ مَیں نے اس پر عمل کیا، یعنی صُبح وشام یہ دُعا مانگنی شروع کر دی، پس اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دُور کر دیا اور میرے قرض کو ادا کرا دیا۔

خزانہ نمبر ۵

دُعا برائے حفاظت
دین و جان و اولاد و اہل و عیال و مال

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کی برکت ہو میرے دین اور جان پر میری اولاد اور اہل وعیال اور مال پر۔ (کنز العمال۔ جلد ۲، ص۲۳۶)

خزانہ نمبر ۶

شرکِ خفی سے نجات دلانے والی دُعا

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضُور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

شرک میری اُمّت میں کالے پتّھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ پوشیدہ ہے۔
(کنزُالعمال ج ۲ ، ص۸۱۶)

شرک بہت زیادہ مخفی ہوتا ہے کیونکہ وہ اندھیری رات میں کالے پتّھر پر کالی چیونٹی کی رفتار سے بھی زیادہ باریک ہے۔ یعنی جس طرح اندھیری رات میں کالے پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہیں آسکے گی، اس سے زیادہ خفیہ طریقہ سے شرک قلب میں داخل ہوجاتا ہے اور اس سے بہت کم بچ پاتے ہیں اقویا یعنی خواص امّت بھی، پس ضعیفُ الایمان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔
(مرقاۃ جلد ۱۰، ص۲۷)

یہ سُن کر حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے اور عرض کیا۔ فَکَیْفَ النَّجَاۃُ وَالْمَخْرَجُ مِنْ ذَالِکَ۔ اس سے نجات اور نکلنے کا کیا راستہ ہے۔ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی دُعا نہ بتلا دوں کہ جب تو اسے پڑھ لے تو بَرِءْتَ مِنْ قَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ وَصَغِیْرِہٖ وَکَبِیْرِہٖ تو قلیل شرک سے اور کثیر شرک سے اور چھوٹے شرک اور بڑے شرک سے نجات پا جاتے۔ حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا کہ ضرور بتایئے اے اللہ کے رسُول! حضُور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یوں دُعا مانگا کرو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔ (کنزُالعمال ج۲، ص۸۱۶)

✿ **ترجمۂ دُعا :** اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیرے

ساتھ شریک کروں اور اس کو میں جانتا ہوں اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس کی کہ میں نہ جانتا ہوں۔

فائدہ : اِس دُعا کو معمول بنانے والوں کے لیے شرک سے نجات کی ضمانت ہے۔ اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہونے کی بشارت ہے۔

خزانہ نمبر ۷

جس کے پڑھنے سے آسمانی اور زمینی تمام بلاؤں سے حفاظت رہتی ہے

بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ (مشکوٰۃ ص۲۰۹)

ترجمہ : اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

ترجمہ حدیث : حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ صبح اور شام تین تین بار بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط پڑھ لے گا۔ اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (مشکوٰۃ، ص۲۰۹)

نوٹ: مناجاتِ مقبول کی ایک منزل اگر ہر روز پڑھ لی جائے تو سات دن میں اکثر ادعیۂ قرآنِ پاک اور احادیث مبارکہ کی وِرد ہو جائیں گی۔

خزانہ نمبر ۸

دُعا ہر پریشانی اور بے چینی کو دفع کرنے کے لئے

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

ترجمہ حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی کرب یعنی بے چینی اور پریشانی ہوتی تھی تو يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھا کرتے تھے۔ یعنی اے زندۂ حقیقی اے سنبھالنے والے آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

حل لُغات و تشریح

يَاحَيُّ: اَیْ اَزَلًا اَبَدًا وَّحَيَاةُ كُلِّ شَیْءٍ بِهٖ مُؤَبَّدًا۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اور ہر شے کی حیات حق تعالیٰ ہی کی اِس صفتِ حیات سے قائم ہے۔

يَاقَيُّوْمُ: اَیْ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ وَيُقَوِّمُ غَيْرَهٗ

بِقُدْرَتِہٖ ۔ یعنی حق تعالیٰ اپنی ذات سے قائم ہے اور تمام کائنات کو قائم رکھتے ہیں اپنی قُدرتِ کاملہ سے ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۲۲۱)

خزانہ نمبر ۹

سُوءِ قضاء اَور جہد البلاءؑ سے حفاظتؒ کی دُعا

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ ۔

✿ **ترجمۂ حدیث** : حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اَے لوگو! پناہ مانگو سخت ابتلاء سے اور بدبختی کے پکڑ لینے سے اور ہر اُس قضاء سے جو تمُھارے لِئے مُضر ہو اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے ۔

پس طریقۂ دُعا یہ ہوگا ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ ۔

حل لغات | جَھْدِ الْبَلَآءِ وہ بلا ہے جس میں آدمی اس کی اِنتہائی شدّت کی وجہ سے موت کی تمنّا کرنے لگے ۔

یعنی زندگی پر موت کو ترجیح دے۔ شَقَاءِ شین پر زبر ہے۔ سعادت کی ضِد ہے جس کو بدبختی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (مرقات ج ۵، ص ۲۲۲)

خزانہ نمبر ۱۰

اللہ تعالیٰ کی محبّت حاصل کرنے کی دُعا

وہ دُعا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اللہ والوں کی محبّت اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ کی محبّت عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبّت جان و مال سے زیادہ اور شدید اور پیاس میں ٹھنڈے پانی کی رغبت سے زیادہ عطا ہوتی ہے۔

حضرت ابُو درداء انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنی کنیّت سے مشہور ہُوتے اور جو بڑے فقیہہ عالم اور حکیم تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی اور دمشق میں اِنتقال فرمایا وہ روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ :

حضرت داؤد علیہ السّلام یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۰، ج ۴ ص ۳۶۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۶ ج ۲ ص ۹۸۵ طبع بیروت)

ترجمہ دُعا : اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبّت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبّت مانگتا ہوں جو آپ سے محبّت کرتا ہے' اور مانگتا ہوں وہ عمل جو آپ کی محبّت تک پہنچا دے ، اَے اللہ! آپ اپنی محبّت مجھے میری جان سے زیادہ اور اہل وعیال سے زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دیجئے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

؎ پیاسا چاہے جیسے آبِ سرد کو
تیری پیاس اس سے بھی بڑھ کر مجھ کو ہو

ف : اللہ والوں کی محبّت ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اعمالِ صالحہ کی محبّت کا نہایت قوی ذریعہ ہے، جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

احادیث مُبارکہ سے دُعاؤں کے مزید چند خزائن نقل کیے جاتے ہیں۔

خزانہ نمبر ۱۱

دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ ○

✿ **ترجمۂ حدیث** : حضرت شہر ابن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اکثر دُعا کیا ہوتی تھی جب آپ کے گھر ہوتے تھے۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اکثر یہ دُعا فرمایا کرتے تھے :

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ۔

اے دِلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو دین پر قائم رکھئے۔

روایت کیا اس کو ترمذی نے ۔ ترمذی : حدیث نمبر ۳۵۲۲ / ۳۵۸۷ ج ۴ ، ص ۳۷۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۲ ج ۱ ص ۷۰ طبع بیروت

جو شخص اس دُعا کو مانگتا رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رہے گا جس کی برکت سے خاتمہ ایمان پر ہو گا ۔

خزانہ نمبر ۱۲

اِلہامِ ہدایت اور نفس کے شر سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ۔

✿ **ترجمۂ حدیث** : حضرت عمران ابن حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے میرے والد حُصَین رضی اللہ عنہ کو دُعا کے یہ دو کلمے سکھائے جن کو وہ مانگا کرتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

اے اللہ! ہدایت کو مجھ پر الہام فرماتے رہیئے یعنی ہدایت کی باتوں کو میرے دِل میں ڈالتے رہیئے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچاتے رہیئے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ ترمذی : حدیث نمبر ۳۴۸۳ ، ج ۴ ص ۳۵۸ ، طبع بیروت

خزانہ نمبر۱۳

برص، جنون، کوڑھ اور تمام بُرے امراض سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔

✿ **ترجمہ حدیث :** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور تمام بُرے امراض سے۔ روایت کیا اس کو ابُوداوٗد نے۔ (ابوداوٗد : حدیث نمبر ۱۵۵۴ ، ج ۲ ص ۱۳۱ ، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۷۰ ج ۲ ص ۹۷۵ طبع بیروت)

آج کل کے زمانہ میں جب کہ ہر روز نتے نئے مُہلک امراض پیدا ہو رہے ہیں اس دُعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ تمام گُناہوں سے بچنا چاہیئے کیونکہ نئی نئی بیماریاں گُناہوں کی کثرت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور گُناہوں کو چھوڑنے کی تدبیریں کسی اللہ والے سے پوچھنا چاہیئے۔ اللہ والوں کی صُحبت کی برکت سے گُناہوں سے بچنے کی ہمّت پیدا ہوتی ہے۔

خزانہ نمبر ۱۴

اللہ تعالیٰ سے مُعافی و مغفرت دلانے والی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (ترمذی: حدیث نمبر ۳۵۱۳
ج ۴، ص ۳۷۳)

✿ **ترجمہ حدیث**: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یہ دُعا منقول ہے کہ اے اللہ! آپ بہت زیادہ مُعاف فرمانے والے کریم ہیں، مُعاف فرمانے کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مُجھ کو مُعاف فرما دیجئے۔

بعض روایات میں سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شبِ قدر میں بھی یہ دُعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے لہٰذا شبِ قدر میں اِس دُعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

خزانہ نمبر ۱۵

عذابِ قبر و دوزخ اور مالداری و فقر کے شر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ۝

✿ **ترجمہ حدیث** :- اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کلمات کے ساتھ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اَے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری و فقر کے شر سے۔ روایت کیا اس کو ابُوداوٗد و ترمذی نے۔ (ترمذی : حدیث نمبر ۳۴۹۵ ج ۴ ص ۳۶۲ ، طبع بیروت

خزانہ نمبر ۱۶

ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کے لئے دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی

وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا، تقویٰ کا، پاکدامنی کا اور مالداری کا۔

(ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۹ ج ۴ ص ۳۶۰، مُسلم حدیث نمبر ۲۷۲۱ ج ۴ ص ۲۴۳ طبع بیروت

استقامت اور حُسنِ خاتمہ کے لئے سات مُدلّل نسخے

حُسنِ خاتمہ کا نُسخہ نمبر ۱

۱ ہر فرض نماز کے بعد الحاح (آہ وزاری) سے یہ دُعا پڑھنا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ (پ ۳، اٰلِ عمران)

ترجمہ و تفسیر از بیان القرآن اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمتِ خاصہ عطا فرما دیجئے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہِ مُستقیم پر ہم قائم رہیں۔) بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے استقامت اور حُسنِ خاتمہ کی درخواست کا بندوں کے لئے سرکاری مضمون نازل فرمایا ہے اور جب شاہ خود درخواست کا مضمون عطا فرماتے تو اُس کی قبولیت یقینی ہوتی ہے، لہٰذا اس دُعا کی برکت سے استقامت اور حُسنِ خاتمہ انشاءاللہ تعالیٰ ضرور عطا ہوگا۔

تفسیر رُوح المعانی سے اس آیت کے متعلق کچھ اہم نُکتے تحریر کئے جا رہے ہیں، جس کے پیشِ نظر اُس دُعا کا لُطف کچھ اور ہی محسوس ہوگا۔

یہاں رحمت سے مُراد استقامت علی الدّین ہے۔ قَالَ آلوسی السَّیِّدُ مَحۡمُوۡدٌ بَغۡدَادِیٌّ فِی الرُّوۡحِ اَلۡمُرَادُ بِھٰذِہِ الرَّحۡمَۃِ التَّوۡفِیۡقُ لِلۡاِسۡتِقَامَۃِ عَلٰی طَرِیۡقِ الۡحَقِّ۔

اور وَھَبۡ کے بعد لَنَا اور مِنۡ لَّدُنۡکَ دو متعلقات نازل فرما کر اصل مطلوب خاص یعنی نعمتِ استقامت اَلۡمُعَبَّرِ بِالرَّحۡمَۃِ کا کچھ فاصلہ کردیا تَشۡوِیۡقًا لِّلۡعِبَادِ تاکہ بندوں کے شوق میں اضافہ ہو۔ جیسے باپ چھوٹے بچے کو لڈو دکھا کر ہاتھ کچھ اُوپر کرلیتا ہے تو بچہ شوق سے کُودنے لگتا ہے، یہ قدرِ نعمت کا لطیف عنوان ہے۔ (کذا فی الرّوح)

لفظ ہبہ سے کیوں تعبیر فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ بات یہ ہے کہ حُسنِ خاتمہ اور استقامت علی الدّین دونوں نعمتیں مترادف ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔ پس یہ دو عظیمُ الشان نعمتیں جن کی برکت سے جہنّم سے نجات اور دائمی جنّت عطا ہوجاتی ہے۔ یہ ہماری محدود زندگی کے ریاضات کا صلہ

ہرگز نہیں ہوسکتی تھیں۔ اس لیے حق تعالیٰ شانہ نے اپنے بندوں کو اس اہم حقیقت سے مطلع فرمادیا کہ خبردار! اپنے کسی عمل کے معاوضہ کا تصور بھی نہ کرنا۔

یہ استقامت جس کو حسنِ خاتمہ لازم ہے یہ وہ عظیم اور غیر محدود دولت ہے جو دخولِ جنّت کا سبب ہے جس کا تم کوئی معاوضہ ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مثلاً اسی ۸۰ برس کے نماز روزوں سے اسی ۸۰ برس کی جنّت ملنے کا قانون اور ضابطہ سے جواز ہوسکتا تھا، لیکن ہمیشہ کے لیے غیر فانی حیات کے ساتھ جنّت عطا ہونا اور محدود عمل پر یہ غیر محدود اجر و انعام صرف حق رابطہ اور عطائے حق ہے پس لفظِ ہبہ سے درخواست کرو کیونکہ ہبہ بدون معاوضہ ہوتا ہے، اور ہبہ میں واہب اپنے غیر متناہی کرم سے جو چاہے دے دے، علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اسی نکتہ کو بیان فرماتے ہیں۔

وَفِیْ اخْتِیَارِ صِیْغَۃِ الْھِبَۃِ اِیْمَاءٌ اَنَّ ھٰذِہِ الرَّحْمَۃَ اَیْ ذَالِکَ التَّوْفِیْقُ لِلْاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الْحَقِّ تَفَضُّلٌ بِدُوْنِ شَائِبَۃِ وُجُوْبٍ عَلَیْہِ تَعَالٰی شَانُہٗ (روح المعانی)

ترجمہ: اور صیغہ ہبہ سے تعبیر میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا کہ اس رحمت سے مراد وہ توفیقِ حق ہے جس کی برکت سے بندہ دینِ حق پر قائم رہتا ہے اور جو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، ان کا کرم ہے جس کو عطا فرمائیں۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ یہ معرضِ تعلیل میں ہے کہ تم کو ہم سے ہبہ مانگنے کا کیا حق ہے اور کیوں حق ہے، کیونکہ ہم بہت بڑے داتا اور بخشش کرنے

والے ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ بمعنی لِاَنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ہے۔ (تفسیر رُوح المعانی، پارہ نمبر۳، ص۹۰)

حُسنِ خاتمہ کا نُسخہ نمبر ۲

اُس دُعا کا معمول بنالیں جو حدیثِ پاک میں ہے، استقامت اور حُسنِ خاتمہ کے لئے کثرت سے پڑھتے رہیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (مشکوٰۃ ص۲۱۶)

ترجمہ: زندہ حقیقی کہ جس کی برکت سے تمام کائنات کی حیات قائم ہے اور ہر ذرۂ کائنات کی بقاء جس کے فیض پر منحصر ہے آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے انسان نفس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

يَا حَيُّ: اَزَلًا اَبَدًا وَحَيَاةُ كُلِّ شَيْءٍ بِهٖ مُؤَبَّدًا۔

حَيٌّ اور قَيُّوْمٌ میں اسمِ اعظم کا اثر ہے۔ حَيٌّ کے معنی ہیں جو ازل سے ابد تک زندہ رہے اور ہر شے کی حیات اس سے قائم ہو۔

يَا قَيُّوْمُ: اَيْ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ وَيُقَوِّمُ غَيْرَهٗ بِقُدْرَتِهٖ قیوم وہ ہے جو اپنی ذات سے قائم ہو، اور تمام کائنات کو اپنی قدرتِ غالبہ کاملہ سے قائم رکھنے والا ہو۔

اَسْتَغِيْثُ: اَيْ اَطْلُبُ الْاِغَاثَةَ وَاَسْئَلُ الْاِعَانَةَ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص۲۳۱) طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے فریاد

رسی کو اور اس کی اعانت کو۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ کا ورد استقامت اور حُسنِ خاتمہ کے لیے اور ہر بلا اور غم سے نجات کے لیے اکسیر ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی غم اور صدمہ اور کرب و اضطراب لاحق ہوتا تھا تو آپ اِس وِرد کو اکثر پڑھتے تھے۔

پُوری عبارت متن حدیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ (مشکوٰۃ، ص۲۱۶)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر ایک لمحہ بھی انسان نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۔ (پ۱۳، سُورۃ یوسف)

ترجمہ و تفسیر از بیان القرآن

نفس تو ہر ایک کا بُری بات بتلاتا ہے، بجُز اِس نفس کے جس پر میرا رب رحم کرے جیسا کہ انبیاء کے نفوس مطمئنہ ہوتے ہیں، جن میں حضرت یُوسف علیہ السّلام کا نفس بھی داخل ہے۔ خلاصہ یہ کہ میری عصمت میرا ذاتی کمال نہیں بلکہ رحمت و عنایتِ الٰہیہ کا اثر ہے۔ اَمَّارَةٌ : کثیرۃ الامر (للمبالغۃ) یہاں الف لام علی السوٓء للجنس ہے۔ پس

قیامت تک کے معاصی کے تمام انواعِ موجودہ اور مُستقبلہ اس لفظ میں شامل ہیں۔ کیونکہ جنس انواعِ مختلف الحقائق پر مشتمل ہوتی ہے۔ پس وُہ نئے نئے ایجادات و آلاتِ معاصی بھی اس سُوء میں شامل ہوگئے جو کہ قیامت تک ایجاد کئے جائیں گے۔

رُوح المعانی میں ہے کہ مَا رَحِمَ میں مامصدریہ[1] ظرفیہ[2] زمانیہ[3] ہے، جس کی تفسیر یہ ہے : اِلَّا فِیْ وَقْتِ رَحْمَۃِ رَبِّیْ وَعِصْمَتِہٖ یعنی نفس ہر وقت بُرائی کی طرف راہ دکھاتا ہے، مگر جب تک بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے میں رہتا ہے۔ نفس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

گر ہزاراں دام باشد بر قدم
چوں تو بامائی نباشد ہیچ غم

اگر ہزاروں گُناہ کے جال ہر قدم پر ہوں مگر اے خُدا! آپ کی عنایت کے ہوتے ہوئے کوئی غم نہیں۔

رَحِمَ جو ماضی تھا مَا مصدریہ نے اسے مصدر بنا دیا۔ پس علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر رُوح المعانی کے مذکورہ مضامین سے معلوم ہُوا کہ کسی کا نفس اگر ایک نَفَس بھی عصمتِ حق اور رحمتِ حق سے محروم ہو جائے تو جس سوء میں بھی مُبتلا ہو جائے سب کا خوف ہے۔ (روح المعانی، پ ۱۳، ص ۲)

عارف باللہ حضرتِ اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مِسواک کرنا ہے

علّامہ شامی ابنِ عابدین ج ۱، ص ۸۴ پر رقم طراز ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ

صَلٰوۃٌ بِسِوَاکٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً بِغَیْرِ سِوَاکٍ۔

ترجمہ: مسواک والے وُضو سے جو نماز ادا کی جائے گی اس کا ثواب ستّر گُنا ان نمازوں سے افضل ہوگا جو بغیر مسواک والے وُضو سے پڑھی جائیں گی۔

سُنّتِ مسواک کی برکت سے موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد آجائے گا۔

وَمِنْ مَنَافِعِہٖ تَذْکِیْرُ الشَّہَادَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ رَزَقَنَا اللّٰہُ ذَالِکَ بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ

(شامی ج ۱، ص ۸۵)

ترجمہ: اور مسواک کی سُنّت کے منافع میں سے موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائیں اپنے احسان و کرم سے۔ آمین۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ بحوالہ شامی ج ۱ ص ۸۵ بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کو مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے اوپری حصّہ کے نیچے رکھے اور باقی انگلیاں مسواک کے اُوپر رکھے۔

حُسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر۴

ایمانِ موجودہ پر شُکر ہے

یعنی ہر روز موجودہ ایمان پر شکر ادا کرنا اور وعدہ ہے کہ :

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۔ (سورۃ ابراہیم، پ۱۳)

اگر تم لوگ شکر ادا کرو گے تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور ضرور اضافہ کریں گے ۔ پس ایمان پر شکر ایمان کی بقاء بلکہ ترقی کا ذریعہ ہے ۔

حُسنِ خاتمہ کا نسخہ نمبر۵

بدنظری سے حفاظت

بدنظری سے حفاظت پر حلاوتِ ایمان عطا ہونے کا وعدہ ہے۔ حلاوتِ ایمان جب دِل کو ایک بار عطا ہو جائے گی، پھر کبھی واپس نہ لی جائے گی۔ پس حُسنِ خاتمہ کی بشارت اِس عمل پر بھی ہے ۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں :

اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ ۔ (طبرانی عن ابنِ مسعودؓ، کنز العمال ج ۵، ص۲۲۸)

یہ حدیث قُدسی ہے جس کی تفسیر ملّا علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ نے اِس طرح فرمائی ہے۔

تعریف حدیث قُدسی

هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يُبَيِّنُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَفْظِهٖ وَيُنْسِبُهٗ اِلٰى رَبِّهٖ۔

ترجمہ: حدیثِ قدسی وہ ہے جس کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے الفاظ سے بیان کریں، اور نسبت اس کی حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف کریں۔ (مرقاۃ، ج ۱، ص ۹۵)

✿ **ترجمہ حدیث**: تحقیق نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بُجھایا ہُوا ایک تیر ہے، جس بندے نے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم لڑکی سے یا حسین لڑکے سے) محفوظ رکھا اُس کو ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ قلب میں محسوس کرے گا۔

اور ملّا علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا۔ (مرقاۃ ج ۱، ص ۷۴)

وارد ہے کہ حلاوتِ ایمان جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر اس سے کبھی نہیں نکلتی پس اس عمل پر بھی ایمان پر خاتمہ کی بشارت ثابت ہوگئی۔

یہ دولتِ حُسنِ خاتمہ آج کل سڑکوں پر تقسیم ہو رہی ہے۔ نظر کی حفاظت کیجیے اور یہ دولت حاصل کر لیجیے۔

حُسنِ خاتمہ کا نُسخہ نمبر ۶

اذان کے بعد کی دُعا ہے

جس کو دُعائے وسیلہ بھی کہتے ہیں۔ اذان کے کلمات کا جواب دے دیجئے پھر جب اذان ختم ہو آپ درُود شریف پڑھ کر دُعائے وسیلہ پڑھیئے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ (بخاری) اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ یہ آخری جُملہ مسندِ امامِ بیہقی میں ہے۔

اس دُعا پر وعدہ ہے کہ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

بُخاری شریف کی روایت ہے کہ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ جو اس دُعا کو پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی اور جب اس دُعا پر حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت واجب ہو گی تو ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

فَفِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ۔ اس میں حُسنِ خاتمہ کی بشارت موجود ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا، کیونکہ شفاعت حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کافر کو نہیں مِل سکتی۔ (مرقاۃ، ج ۲، ص ۱۶۳، باب الاذان)

اہلُ اللہ کی صُحبت اختیار کرنا اور
ان سے محبّت کرنا صِرف اللہ کے لِئے

بُخاری شریف کی دو۲ روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اِس عمل مذکور سے حُسنِ خاتمہ کا فیصلہ مقدر ہو جاتا ہے۔

روایت نمبر ۱ : اہلِ ذکر یعنی صالحین اور اہل اللہ کی شان میں حدیث وارد ہے کہ ایک شخص مجلسِ ذکر میں صالحین اور اہل اللہ کے مجمع میں کسی حاجت کے لِئے جاتے ہُوئے تھوڑی دیر کے لِئے بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے ان ذاکرین کی مغفرت کا اِعلان فرمایا تو ایک فرشتے نے کہا کہ مگر فلاں شخص تو کِسی ضرورت سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا، اور وہ خطا کار بھی ہے۔ اِرشاد ہُوا کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ۔ یہ ایسے مقبولانِ حق ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم اور شقی نہیں رہ سکتا۔ وَلَهٗ قَدْ غَفَرْتُ۔ مَیں نے اس کو بھی بخش دیا۔

حضرت ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح بُخاری فتح الباری میں فرماتے ہیں:

اِنَّ جَلِيْسَهُمْ يَنْدَرِجُ مَعَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَتَفَضَّلُ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْهِمْ اِكْرَامًا لَّهُمْ۔

ترجمہ : تحقیق اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والا انہی کے ساتھ درج ہو جاتا

ہے تمام ان نعمتوں میں جوان پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ اہل اللہ کا اکرام ہے۔ (جیسے معزز مہمان کے ساتھ ان کے ادنیٰ خدام کو بھی اعلیٰ نعمتیں ان کی خاطر دے دی جاتی ہیں) (فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۱۳)

آگے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الذِّكْرَ الْحَاصِلَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ أَعْلٰى وَأَشْرَفُ مِنَ الذِّكْرِ الْحَاصِلِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لِحُصُوْلِ ذِكْرِ الْآدَمِيِّيْنَ مَعَ كَثْرَةِ الشَّوَاغِلِ وَوُجُوْدِ الصَّوَارِفِ وَصُدُوْرِهٖ فِيْ عَالَمِ الْغَيْبِ بِخِلَافِ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ (بحوالہ بالا)

ترجمہ: انسان کا ذکر افضل ہے ملائکہ کے ذکر سے، کیونکہ انسان ہزاروں افکار اور مصروفیات میں گھرا ہوا ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا اور ملائکہ کو ذکر کے علاوہ کوئی فکر اور مصروفیت نہیں اور ملائکہ عالمِ شہادت میں یعنی حق تعالیٰ کو دیکھ کر یاد کرتے ہیں اور انسان عالمِ غیب میں یاد کرتا ہے۔

مولانا اسعد اللہ صاحب محدّث سہارنپوری نے خوب فرمایا ؎

گو ہزاروں شغل ہیں دِن رات میں
لیکن اسعدؔ آپ سے غافِل نہیں

احقر راقم الحروف کا شعر ہے ؎

دُنیا کے شغلوں میں بھی یہ باخُدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جُدا رہے

روایت نمبر۲ : بُخاری و مُسلم میں ہے کہ تین خصائل جس میں ہوں گے وہ ان کی برکت سے ایمان کی حلاوت پائے گا ۔

۱۔ جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ و رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام کائنات سے محبُوب ہوں ۔

۲۔ جو کسی بندہ سے محبّت کرے صرف اللہ تعالیٰ کے لیئے ۔

۳۔ اور جو ایمان عطا ہونے کے بعد کُفر میں جانا اتنا ناگوار سمجھے جیسا کہ آگ میں جانا ۔

ایمان پر خاتمہ کے لیئے اللہ تعالیٰ کے لیئے کسی سے محبّت کرنا ایک عظیم ذریعہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ محبّت اللہ والوں ہی ساتھ اعلیٰ اور کامل درجہ کی ہوتی ہے پس اس کا کامل نسخہ کسی اللہ والے سے محبّت کرنا ہے ۔

ملّا علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ مرقات ج ۵ ص۲۷۴ پر تحریر کرتے ہیں کہ ایمان کی حلاوت جب ایک مرتبہ عطا ہو جاتی ہے تو کبھی واپس نہیں لی جاتی ۔ (یہ شاہی عطیہ ہے شاہ کریم عطیہ دے کر کبھی واپس نہیں لیا کرتا) پس اللہ والوں کی محبّت سے حلاوتِ ایمانی کا عطا ہونا اور اس پر حُسنِ خاتمہ کا عطا ہونا نہایت واضح ہو گیا ۔

اللہ والی محبّت کی پانچ شرطیں

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبّت خالص اللہ والی جب ہوتی ہے کہ :

لَا یُحِبُّہٗ لِغَرَضٍ وَّلَا عِوَضٍ وَّلَا عَرَضٍ وَّلَا یَشُوْبُ مَحَبَّتَہٗ حَظٌّ دُنْیَوِیٌّ وَّلَا اَمْرٌ بَشَرِیٌّ۔

۱۔ یہ محبّت غرض سے نہ ہو۔ ۲۔ مُعاوضہ مطلوب نہ ہو۔
۳۔ سامانِ دینوی مطلوب نہ ہو۔ ۴۔ دُنیوی لُطف نہ ہو۔
۵۔ بشری تقاضے سے پاک ہو۔ (مرقاۃ ج ۱، ص۷۵)

حلاوتِ ایمانی کی پانچ علامات

۱۔ اِسْتِلْذَاذُ الطَّاعَاتِ
عبادات میں لذّت ملتی ہے۔

۲۔ اِیْثَارُھَا عَلٰی جَمِیْعِ الشَّھَوَاتِ۔
تمام خواہشات پر طاعات کو ترجیح دیتا ہے۔

۳۔ تَحَمُّلُ مَشَاقٍّ فِیْ مَرْضَاۃِ اللّٰہِ۔
اپنے رب کو راضی کرنے میں ہر تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

۴۔ تَجَرُّعُ الْمَرَارَاتِ فِی الْمُصِیْبَاتِ
ہر مُصیبت میں صبر و رضا کا گھونٹ پی لیتا ہے۔

۵۔ اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ فِیْ جَمِیْعِ الْحَالَاتِ۔
ہر حال میں اپنے مولیٰ کی قضا پر راضی رہتا ہے۔ اعتراض اور شکایت نہیں کرتا نہ زبان سے نہ قلب سے۔ (مرقاۃ، ج ۱، ص۴۷)

وعظ محاسنِ اسلام میں ہے کہ ہندو آریوں نے جب سارے مُسلمانوں کو ہندو مذہب میں لانے کی تحریک چلائی تو وہ لوگ جو اللہ والوں سے تعلق رکھتے تھے، ان کو سخت مایُوس کرتے تھے۔ چنانچہ کانپُور میں ایک موقع پر کسی نے کہا کہ اتنے جُوتے سر پر لگاؤں گا اگر اسلام کے خلاف کوئی بات کی۔ تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ ہم مولانا گنگوہی کے مُرید ہیں اور دہلی کے آریہ مرکز میں رپورٹ آئی کہ ہمارا اثر ان لوگوں پر بالکل نہیں ہُوا جو کسی اللہ والے سے تعلّق رکھتے ہیں ۔

یک زمانہ صُحبتے با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ : ایک زمانہ اولیاء اللہ کی صُحبت سو سال کی اخلاص کی عبادت سے اِسی لِئے افضل ہے کہ ان کی صُحبت سے ایسا یقین اور ایمان عطا ہوتا ہے جو مرتے دم تک سلب نہیں ہوتا۔ حکیمُ الامّت مجدّدِ الملّت حضرت تھانوی رحمۃُ اللہ علیہ نے اس شعر کا یہی مطلب بیان کیا ہے کہ صُحبتِ اہلِ اللہ سے قلب میں ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جس سے خروج عن الاسلام کا احتمال نہیں رہتا۔ خواہ فِسق و فجُور ہو جائے مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، مردُودیت تک نوبت نہیں پہنچتی، برعکس ہزار برس کی عبادت شیطان کو مردُود ہونے سے نہ روک سکی۔ یہی معنٰی ہیں اس شعر کے ۔

یک زمانہ صُحبتے با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسی چیز جو مردودیت سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دے وہ ہزار سال کی اس عبادت سے بڑھ کر ہے جس میں یہ اثر نہ ہو۔ ملفوظات حسن العزیز صـ ۱۵، مطبوعہ ملتان)

الحمد للہ تعالیٰ کہ حُسنِ خاتمہ کے یہ سات نسخے بیان ہو گئے، اللہ تعالیٰ عمل کی ہم سب کو توفیق بخشیں۔ قارئینِ کرام سے یہ ناکارہ دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اِس ناکارہ کو بھی حق تعالیٰ شانہٗ اپنی رحمت سے استقامت اور حُسنِ خاتمہ کی دولت عطا فرماویں۔ آمین

راقم الحروف
محمد اختر عفا اللہ عنہ
گلشنِ اقبال۔ کراچی

دیدۂ اشک بارِیدہ

لذّتِ قربِ ندامت گریۂ زاری میں ہے
قرب کیا جانے جو دیدۂ اشک بارِیدہ نہیں

جس کو استغفار کی توفیق حاصل ہو گئی
پھر نہیں جائز یہ کہنا کہ وہ بخشیدہ نہیں

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نمازِ استخارہ

جب کسی اَمر میں تردّد ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں تو نمازِ استخارہ پڑھ کر دُعائے اِستخارہ کرلے۔ پھر جو بات دِل میں جم جائے اس پر عمل کرلے۔ نمازِ استخارہ کا سات بار پڑھنا علاّمہ شامی نے بروایتِ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص مشورہ کرکے کام کرے تو ندامت نہ ہوگی اور جو شخص استخارہ اپنے رب سے کرلے تو ناکامی نہ ہوگی، اور اپنے رب سے استخارہ نہ کرنا بدبختی اور بدنصیبی ہے۔

نوٹ : استخارہ میں خواب نظر آنا یا داہنے بائیں کوئی حرکت ہونا کچھ ضروری نہیں بس دِل میں جو خیال غالب ہو جائے اسی پر عمل کرے۔ کہیں منگنی کرے یا شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو استخارہ کئے بغیر نہ کرے، انشاءاللہ کبھی اپنے کام پر پشیمانی نہ ہوگی۔

اِستخارہ کا طریقہ دُو۲ رکعت نمازِ نفل پڑھ کر خوب دِل لگا کر یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ

خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ
لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ
عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
اَرْضِنِيْ بِهٖ ۔ (صحیح البخاری حدیث نمبر ۶۳۸۲ ج ۴ ص ۱۶۱۰ طبع بیروت)

جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچے جس پر لکیر ہے تو اپنے کام کا دھیان کرے ۔ اگر تردّد رفع نہ ہو تو سات دِن تک استخارہ کرتا رہے۔ اگر جلدی ہو تو ایک ہی مجلس میں سات مرتبہ دو دو نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھ لے ۔

نمازِ توبہ

اگر کوئی بات خلافِ شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خُوب گڑگڑا کر توبہ کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ روتے ہُوئے مُعافی مانگے ۔ حدیث میں ہے کہ روئے ، اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل ہی بنالے اور آئندہ کے لِئے پختہ اِرادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اس سے بفضلِ کریم وہ گُناہ مُعاف ہو جاتا ہے ۔

تنبیہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃُ اللہ علیہ نے حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا قول بحوالہ تنبیہ الغافلین نقل کیا ہے کہ ہر شخص کے لِئے

ضروری ہے کہ کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا رہے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے ایمان کے باقی رہنے کی دُعا کرتا رہے اور اپنے کو گناہوں سے بچاتا رہے، اس لئے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ گناہوں کی نحوست سے ان کا ایمان سلب ہوگیا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نوجوان سے بوقتِ انتقال کلمہ نہیں نکلا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے گئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک قفل سا دل پر لگا ہُوا ہے۔ معلوم ہُوا کہ ان کی والدہ ناراض ہیں۔ اپنی ماں کو ستایا تھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ماں کو بُلایا اور سمجھایا کہ اگر تمھارے لڑکے کو کوئی آگ میں ڈالے تو کیا تُم اس کی سفارش کرو گی؟ کہا "ہاں"۔ فرمایا کہ تم اس کو مُعاف کردو۔ اس نے مُعاف کر دیا۔ مُعاف کرتے ہی اس نوجوان کے مُنہ سے کلمہ اَدا ہوگیا۔ حدیث میں ہے کہ جو کلمہ کو اخلاص سے پڑھے گا جنّت میں جائے گا، عرض کیا گیا کہ اخلاص سے کیا مُراد ہے، آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

فائدہ حرام کاموں سے بغیر توبہ مرنے پر بداعمالیوں کی سزا بُھگت کر جنّت ملے گی۔ مگر یہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے مُعاف ہی فرما دیں، لیکن حرام اعمال کا ایک اثر جو اُوپر بیان ہُوا کہ ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اِس لئے اعمالِ حرام سے بچنے کا اہتمام شدید ضروری ہے۔

حکایت ایک شخص سے مرتے وقت توبہ کا لفظ نہیں نکل رہا تھا اور اسی حالت میں مرگیا۔ اور دوسرے تمام الفاظ نکل رہے تھے

یہ واقعہ حال کا ہے۔ یہ مُسلسل گُناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا کرتا تھا، اور توبہ نہ کرتا تھا، اسی کی نحوست سے مرتے وقت توبہ نصیب نہ ہوئی۔

نمازِ حاجت

جب کوئی خاص ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی انسان سے ہو تو اوّلاً وُضو سُنّت کے مُطابق کرے، پھر نماز ۲دو رکعت خُوب اطمینان وسکون سے پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر درُود شریف پڑھے، پھر دُعائے ذیل کم از کم ایک مرتبہ یا زیادہ جس قدر پڑھنا چاہے پڑھے اور اپنی خاص حاجت کے لئے بھی دُعا کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو حلیم وکریم ہے، اللہ پاک ہے عرشِ عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے ہر ہر عالم کا۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور ان

چیزوں کا جو مغفرت کو ضروری کردیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصّہ اور ہر گُناہ سے سلامتی (حفاظت) چاہتا ہوں، میرا کوئی گُناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دُور کئے بغیر اور کوئی حَاجت جو تجھے پسند ہو پُوری کئے بغیر نہ چھوڑ اے ارحم الراحمین۔
(ترمذی شریف، جلد اوّل صـ ۱۰۸، ۱۰۹)

عظیم الشّان وظیفہ

حضرت ابُو ایوّب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ جب سُورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، شَہِدَ اللّٰہُ اور اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ اِلٰی بِغَیْرِ حِسَابٍ نازل ہُوئی تو عرش سے معلّق ہو کر فریاد کی کہ آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرما رہے ہیں جو گُناہوں کا ارتکاب کریں گے۔ ارشاد فرمایا کہ قسم ہے میری عزّت و جلال اور ارتفاعِ مکان کی کہ جو لوگ ہر نمازِ فرض کے بعد تُمھاری تلاوت کریں گے ہم ان کی مغفرت فرمائیں گے اور جنّت الفردوس میں جگہ دیں گے اور ہر روز ستّر مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور اس کی ستّر حاجتیں پُوری کریں گے، جن کا ادنیٰ درجہ مغفرت ہے۔ (دیلمی)

فائِدہ بعض روایات میں ہے کہ اس کے دُشمنوں پر اس کو غلبہ عطا کریں گے۔
(تفسیر رُوح المعانی پ ۳ ، صـ ۱۰۶)

پڑھنے کا طریقہ : الحمد شریف، آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے :

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ
بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ
تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝



مری بے تابیٔ دل میں انہیں کا جذب پنہاں ہے
مرا نالہ انہیں کے لطف کا ممنونِ احساں ہے

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ضروری اِنتباہ

جس طرح خمیرۂ مروارید کا پُورا فائدہ اس شخص پر مرتب ہوتا ہے جو زہر کھانے سے احتیاط کرتا ہے۔ اسی طرح ان فضائل کا مکمل نفع اُنہی کو ہوتا ہے جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اگر کبھی احیاناً خطا ہوگئی تو فوراً استغفار و توبہ سے اس کی تلافی کرتے ہیں۔ لہٰذا اِن اوراد و وظائف کے نفعِ کامل کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام اشد ضروری ہے۔

العارض

عارف باللہ حضرتِ اقدس

مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

معمولات برائے سالکین

۱۔ تلاوتِ قرآنِ پاک ــــ ایک پارہ ۔ ۲۔ مناجاتِ مقبول ــــ ایک منزل
۳۔ ہر عمل میں سُنّت کی اِتباع ۔ ۴۔ لا الٰہ الا اللہ ــــ تین سو بار

لا الٰہ پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لا الٰہ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور الا اللہ پر سوچیں کہ اللہ کا نور میرے دِل میں داخل ہو رہا ہے۔ نور کا ایک ستون عرش سے میرے دِل تک لگا ہوا ہے جس سے نُور آرہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ یعنی لا الٰہ الا اللہ اور اللہ میں کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے۔

۵۔ اللہ اللہ ــــ تین سو بار

پہلے اللہ پر جَلّ جَلالُہٗ کہنا واجب ہے۔ یہ سوچیں کہ ایک زبان مُنہ میں ہے اور ایک زبان دِل میں ہے۔ زبان اور دِل دونوں سے اللہ نکل رہا ہے۔ ہلکا دھیان کافی ہے۔ دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔

۶۔ اَستغفار ــــ ایک سو بار ۔ ۷۔ درُود شریف ــــ ایک سو بار
۸۔ بہشتی زیور کا ساتواں حِصّہ اور احقر کی تصنیف روح کی بیماریاں اور انکا عِلاج کا مُطالعہ۔

نوٹ : تحمل سے زیادہ وظائف کا پڑھنا سخت مُضر ہے۔ لہٰذا جب تھکاوٹ محسوس ہو فوراً وظیفہ بند کر دیں اور جس قدر آسانی سے وظیفہ پڑھ سکیں اُتنا ہی کافی ہے۔ اور چھ گھنٹہ سونا (دِن رات ہیں مِلا کر) ضروری ہے۔ نیند کم ہو تو فوراً طبیب سے رجوع کریں اور وظیفہ مُلتوی کریں ورنہ خشکی بڑھ جائے گی۔

معمولات برائے خواتین

۱۔ تلاوت قرآنِ پاک ــــ ایک پارہ ۲۔ مناجات مقبول ــــ ایک منزل
۳۔ ہر عمل میں سُنّت کی اتباع ۴۔ سُبحان اللّٰہ ــــ تین سوبار
۵۔ لا الہٰ الا اللّٰہ ــــ ایک سوبار

لا الہٰ پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لا الہٰ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور الا اللّٰہ پر سوچیں کہ اللّٰہ کا نُور میرے دِل میں داخل ہو رہا ہے۔ نُور کا ایک سُتون عرش سے میرے دِل تک لگا ہُوا ہے جِس سے نُور آ رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ یعنی لا الہٰ الا اللّٰہ اور اللّٰہ میں کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے۔

۶۔ استغفار ــــ ایک سوبار ۷۔ درُود شریف ــــ ایک سوبار
۸۔ بہشتی زیور کا ساتواں حِصّہ اور احقر کی تصنیف روح کی بیماریاں اور ان کا عِلاج۔ بہشتی زیور کے چوتھے حصّے میں میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ کا مُطالعہ۔

(نوٹ)

○ تحمل سے زیادہ وظائف کا پڑھنا سخت مُضر ہے لہٰذا جب تھکاوٹ محسوس ہو فوراً وظیفہ بند کر دیں اور جس قدر آسانی سے وظیفہ پڑھ سکیں اتنا ہی کافی ہے۔
○ چھ گھنٹہ سونا (دِن رات میں مِلا کر) ضروری ہے۔ نیند کم ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور وظیفہ مُلتوی کریں ورنہ خشکی بڑھ جاتے گی۔